فہرست مضامین ذخیرۂ آخرت حصہ اول

نمبر شمار	مضمون	صفحہ

تقریظ

۷۸۶ سُبْحَانَہٗ وَلَہُ الْحَمْد

۱۔ مین نے ذخیرۂ آخرت (حصۂ اول) کو جس مین اُصول و عقائدِ امامیہ اثنا عشریہ کا بیان ہے حسبِ استدعا مؤلفہ صاحبہ اول سے آخر تک پڑھا۔ جہان جہان ضرورت تھی عبارت کو زیادہ سلیس اور بامحاورہ بنانے کے لئے ترمیم کی گئی۔ اور کہین کہین ترتیب مین تغیر و تبدل کیا گیا۔ جن مشہور اور مستند کتابون سے اس کتاب کے مضامین اخذ کئے گئے ہین ان کے نام دیباچہ مین موجود ہین +

۲۔ سیدہ حسینی بیگم صاحبہ نے تحصیلِ علمِ دین مین سالہا سال زحمت و مشقت اُٹھائی ہے اور اپنی عمر کا بہترین حصہ اِس نیک کام مین صرف کیا ہے فجزاھا اللہ خیر الجزاء اُسی خیر معمولی جفاکشی کا نتیجہ ہے جو آج اس کتاب کی صورت مین پیش کیا جاتا ہے۔

۳۔ مؤلفہ ایک باکمال خاتون ہین۔ وہ نہ صرف ایک ہمدرد ذاکرہ اور روضہ خوان ہین بلکہ اعلیٰ درجہ کی واعظہ بھی ہین۔ اُن کے وطن حیدرآباد کی مستورات اُن کے مواعظ سے بخوبی واقف ہین۔ بمبئی مین بھی اُن کی تقریرین ہوئین۔ اور عتبات عالیات (کاظمین سامرہ، کربلا، نجف) مین بھی ہندی زائرات کی مجالس مین متعدد بیانات ہوئے۔ اور بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گئے +

۴۔ بلدۂ حیدرآباد خوش نصیب ہے جس نے ایسی باکمال خاتون کو پیدا کیا۔ اور اُن کی کتاب اس قابل ہے کہ ہر پڑھے لکھے آدمی کے پاس اُس کی ایک جلد ضرور ہونی چاہئے مردون، عورتون، بوڑھون، بچون سب کے لئے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہے۔ کیونکہ

ذخیرۂ آخرت

حصۂ اول

اصولِ دین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ دیباچہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ وخاتم النبیین وعلی افضل الوصیین علی ابن ابی طالب امیر المومنین وعترتھا الاطیبین الائمۃ الطاہرین الذین بذلوا جہدھم فی اشاعۃ الدین المتین واذاعۃ الشرع المبین صلوات اللہ علیہم اجمعین ٭

اما بعد واضح ہو کہ کمترین کو عرصہ سے اس خدمتِ مومنین کی تمنا تھی کہ کوئی کتاب زبانِ اُردو مین سہل البیان عورتون اور بچّون کے لئے اُصولِ دین اور فروعِ دین اور دیگر مسائل کے متعلق جن کا حاصل کرنا ضروری ہے مرتب کرے کہ وہ باقیات الصالحات رہے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ دل کی آرزو پوری ہوئی۔

اس کتاب کا خلاصہ مستند اور مشہور کتابون سے کیا گیا ہے اور اس کام مین مجھ کو مولانا مولوی میر موسیٰ حسین صاحب مرحوم و مغفور سابق پروفیسر دار العلوم و مصحح دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن نے پوری مدد دی ہے۔ اور جن کتابون سے اس کے مضامین اخذ کئے گئے

ہین۔ ان کے نام یہ ہین۔ اصولِ دین۔ حق الیقین سے۔ فروعِ دین اور ترجمہ نماز حدیقہ اور جامع عباسی سے۔ تعقیبات۔ رسالہ تعقیبات اخوند صاحب علیہ الرحمہ سے۔ اعمال اور آدابِ مسنونہ۔ زاد المعاد۔ حلیۃ المتقین۔ سفینۃ النجات۔ منتخب الاعمال اور اعمال الصالحین سے اور حتی الامکان مطلب کو بہت تحقیق اور غور سے لکھا ہے۔

اس کتاب کا نام ذخیرۂ آخرت رکھا گیا ہے۔ اور اس کے تین حصے ہین پہلے حصہ مین اصول دین اور عقائد۔ دوسرے مین فروع دین اور تیسرے مین اعمال و آداب وادعیہ کا بیان ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کا مطالعہ دینی تعلیم کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اگر بمقتضائی الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کہین کسی مسئلہ یا عبارت مین سہو یا خطا واقع ہوجائے تو برادران ایمانی خردہ گیر نہ ہون بلکہ اصلاح فرما کر اس خاکسار خطا دار کو ممنون فرمائین ✽

مُقدمہ

فضیلتِ علم اور طلبِ علم

فضیلتِ علم مین بے شمار احادیث وارد ہوئی ہین یہان چند حدیثون کا ترجمہ لکھا جاتا ہے جن کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب عین الحیات مین تحریر فرمایا ہے

(۱) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ طلب علم ہر مسلمان پر واجب ہے۔ بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ طالبانِ علم کو دوست رکھتا ہے۔

(۲) جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اَیُّہَا النَّاس جانو تم کہ

دین کا کامل ہونا طلب علم اور اُس پر عمل کرنے کے سبب سے ہے۔ طلب کرنا علم کا تم لوگون پر طلب مال سے زیادہ تر لازم ہے۔ اس واسطے کہ روزی تو تم لوگون کے لئے مقرر ہو چکی ہے۔ اور اس کا خدا ضامن اور رازق ہے۔ ضرور اپنی ضمانت کو پورا کریگا۔ اور علم اہل علم کو سپرد کیا گیا ہے۔ تم لوگون کو حکم ہے کہ اہل علم سے طلب کرو۔

(۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عالم جس کے علم سے لوگون کو فائدہ پہنچے ستر ہزار عابدون سے بہتر ہے۔

(۴) جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے طلب کرنا علم کا واجب ہے ہر مسلمان پر۔ پس طلب کرو علم اُس کے مقام سے۔ اور حاصل کرو علم کو اہل علم سے۔ درحقیقت رضامندی خدا کے لئے علم کا سکھانا حسنہ یعنی نیک کام ہے۔ اور علم دین کا سیکھنا عبادت ہے۔ اور بحث کرنا علم دین مین تسبیح خدا کا ثواب رکھتا ہے۔ اور علم دین کا سکھانا ایسے شخص کو جو اس علم کو نہ جانتا ہو صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔ اور طالب علم کو سکھانا سبب قرب الٰہی ہے۔ اس لئے کہ علم دین سے حلال و حرام معلوم ہوتا ہے۔ سبب روشنی راہ بہشت ہے اور مونس وحشت ہے۔ اور مصاحب غربت ہے اور ہمزبان ہوتا ہے تنہائی مین اور رہنما ہوتا ہے شادی و غم مین۔ اور حربہ ہے دشمن کے لئے۔ اور دوستان خدا کے نزدیک زینت ہے۔

علم دین کا بقدر ضرورت حاصل کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔ کم سے کم اتنا علم ضرور حاصل کرنا چاہئے کہ اُصول اور عقائد کو سمجھ لین۔ طہارت، نماز، روزہ اور دیگر ضروری اعمال اور مسائل کو معلوم کر لین۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ مین لوگ

علم دین کی طرف سے غافل ہین- اپنی اولاد کو صرف دنیوی کاروبار سکھاتے ہین تاکہ وہ تحصیلِ معاش کے قابل ہو جائین- دینیات بالکل نہین پڑھاتے بلکہ منع کرتے ہین- یہ نہین سوچتے کہ یہ امر خلافِ حکمِ خدا و رسُول ہے- اور مسلمانون کے تنزل کا سبب یہی ہے اور اسی مین اُن کی ہلاکت اور نقصانِ آخرت ہے- اللہ تعالیٰ تمام مسلمانون کو توفیقِ خیر دے- آمین-

اُصولِ دین کا بیان

اُصولِ دین مین غور و فکر کرنا لازم ہے- اور اُن کو اپنی سمجھ کے موافق عقلی دلیلون سے سمجھنا چاہئے- یہ بحث علم کلام کے متعلق ہے- جو نہایت وسیع ہے- اِس حصہ مین اصول دین کا بیان مختصر طور پر لکھا جاتا ہے- اصل جڑ کو کہتے ہین- اُصول اُس کی جمع ہے یعنی جڑین- اِس لئے اصول دین کے معنی ہوئے دین کی جڑین یعنی وہ باتین جن کا اعتقاد رکھنا ضروری ہے-

اُصولِ دین پانچ ہین (۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) معاد یعنی قیامت- یہ پانچون باتین دینِ اسلام کی جڑ بنیاد ہین- جن کا بیان پانچ بابون مین علٰحدہ علٰحدہ کیا جاتا ہے +

پہلا باب توحید

توحید کے معنی ہین- خدا کو واحد یعنی ایک ماننا اور اِس بات کا یقین کرنا کہ کوئی اُس کا شریک نہین ہے- اِس باب مین تین مطلب ہین- پہلا مطلب خداوند

عالم کے موجود ہونے کے ثبوت مین۔ دوسرا مطلب صفات ثبوتیہ اور تیسرا مطلب صفات سلبیہ کے بیان مین۔

پہلا مطلب خدا کی ہستی کا ثبوت

توحید کے اعتقاد سے پہلے خدا کے وجود کا اعتقاد ضروری ہے یعنی اس بات کا یقین کرنا کہ خدا ہے۔

درحقیقت خدا کا وجود اس قدر روشن ہے کہ اُس کے لئے لمبی چوڑی دلیلون کی ضرورت نہین۔ اُس کا موجود ہونا ہر چیز سے ظاہر ہے۔ جو شخص آسمان، زمین، سورج چاند، ستارون، ہوا، ابر، مینھہ، پہاڑ، دریا، ہر قسم کے حیوانات و نباتات اور خود اپنے بدن اور روح کی پیدائش پر غور و فکر کرتا ہے۔ اور اُن عجیب و غریب صنعتون کو جو خداوند تعالیٰ نے ان چیزون سے پیدا کی ہین۔ بنظر تامل دیکھتا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ سب چیزین خود بخود نہین پیدا ہوئین۔ کوئی ان کا بنانے والا اور پیدا کرنے والا ضرور ہے۔ جو ان مخلوقات کے مثل نہین ہو سکتا۔ اور کامل بالذات ہے۔ کوئی عیب اُس کی ذات مین نہین ہے۔

نہج البلاغہ مین مذکور ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ یعنی ابتدائے دین معرفت خدا ہے پس پہلے خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے۔ اور مراد پہچاننے سے اُس کی کُنہ ذات کا دریافت کرنا نہین ہے۔ کیونکہ اُس مین عقل بشر عاجز اور مجبور ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان خدا کو دل سے ایک جانے۔ اور ایک جاننے کا زبان سے بھی اقرار کرے۔ اُن صفتون

کے ساتھ جن کو صفات ثبوتیہ کہتے ہین۔ اُنہی صفات سے خداوند عالم پہچانا جاتا ہے۔

دوسرا مطلب صفاتِ ثبوتیہ

صفاتِ ثبوتیہ اُن صفتون کو کہتے ہین جو خداوند عالم کے لئے ثابت ہین اور وہ آٹھ ہین۔ یہ بحث کتاب تحفۃ العارفین سے خلاصہ کر کے لکھی جاتی ہے (۱) پہلی صفت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ قدیم اور ازلی ہے۔ قدیم اور ازلی کے یہ معنی ہین کہ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ موجود رہیگا۔ اس لئے کہ اگر ہمیشہ سے نہ ہوتا تو چاہئے تھا کہ قدیم نہ ہوتا اور جب یہ ثابت ہو چکا کہ وہ واجب الوجود ہے یعنی اُس کا وجود ضروری ہے تو پھر اس پر عدم اور فنا کسی حال مین نہین ہو سکتا۔ (۲) دوسری صفت یہ ہے کہ خداوند عالم قادر و مختار ہے۔ اس کے معنی یہ ہین کہ کوئی شے خداوند عالم کی قدرت سے باہر نہین ہے۔ وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے [illegible] مختار ہے لیکن فلاسفہ اپنی کج فہمی سے کہتے ہین کہ خداوند [illegible] اختیار نہین ہے جس طرح آگ بلا اختیار ہر شے کو جلا دیتی ہے اسی طرح سب چیزین خدا سے بلا اختیار پیدا ہو گئین۔ مگر یہ اُن کا خیال خام ہے اس لئے کہ اس عقیدہ سے خدا کا عجز لازم آتا ہے۔ اور یہ بھی نقص ہے اور جناب باری ہر عیب و نقصانات سے بری ہے اور اُس کی قدرت ہر طرح سے کامل ہے۔ (۳) تیسری صفت یہ ہے کہ خدا عالم ہے یعنی ہر جزو و کُل سے آگاہ و مطلع ہے خواہ کوئی شے موجود ہو یا معدوم وہ ہر چیز کو اُس کے پیدا ہونے سے پہلے بھی جانتا ہے۔ اس لئے کہ اگر ازل سے نہ جانتا تو جاہل ہوتا اور خدا جاہل ہو نہین سکتا۔ (۴) چوتھی صفت یہ ہے کہ جناب قدس

الٰہی حیٔ قدیم ہے یعنی زندہ ہے اور زندہ رہیگا۔ اُس کو موت اور فنا نہین ہے اس لئے کہ اگر زندہ نہو تو اُس پر علم اور قدرت دونون محال ہونگے (د) پانچوین صفت یہ ہے کہ خداوند عالم مُدرک اور سمیع اور بصیر ہے مُدرک کے معنی یہ ہین کہ جو چیزین ہم بواسطۂ آلاتِ جسمانی یعنی حواس کے ذریعے سے دریافت کرتے ہین۔ جناب باری اُن سب چیزون کو بدون آلات حواس کے دریافت کرتا ہے۔ اُس کو آنکھ۔ کان وغیرہ حواس کی ضرورت نہین۔ اس لئے کہ اُس نے اپنی قدرت کاملہ سے حواس کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور وہ بغیر کان کے سب کی آواز سنتا اور بدون آنکھ کے ہر ایک کو دیکھتا ہے۔ لیکن جس وقت جس کے لئے جو مصلحت جانتا ہے کرتا ہے۔ کبھی بیمار کرتا ہے کبھی صحت عنایت فرماتا ہے کبھی مار ڈالتا ہے۔ اِس لئے کہ وہ اپنے بندون کے حال اور مصالح سے خوب آگاہ اور مطلع ہے اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین۔ چنانچہ اکثر آیات اور روایات مین وارد ہوا ہے کہ جناب باری نے دو لوحین پیدا کی ہین اور ان مین سب چیزین لکھی ہین۔ ایک کا نام لوحِ محفوظ ہے۔ اس پر جو کچھ لکھا جاتا ہے اُسمین ہرگز فرق نہین آتا۔ اس لئے کہ وہ حتمی اور علم خدا کے مطابق ہوتا ہے دوسری لوحِ محو و اثبات ہے۔ جو کچھ اس مین مرقوم ہوتا ہے۔ وہ بندون کے بعض افعال کے ساتھ وہ مٹ سکتا ہے۔ اور مصلحت اور حکمت کے موافق اس مین تغیر و تبدل کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کی عمر پچاس برس کی لکھی ہے۔ یعنی قسمت یہ ہے کہ جب تک اُس سے کوئی چیز باعث اس کی زیادتی یا کمی کا نہو اُس کی عمر پچاس برس کی پوری ہوگی۔ اور جس وقت اُس سے عمل خیر مثل صلۂ رحم وغیرہ ظہور مین آئیگا تو پچاس برس کے ساٹھ برس لکھ دیے جائینگے۔ اور جس وقت قطع رحم کریگا تو پچاس

برس کے چالیس برس رہ جائینگے۔ بخلاف اس کے لوح محفوظ مین تحریر ہوگیا کہ وہ البتہ صلہ رحم کریگا۔ اور اُس کے سبب سے اُس کی عمر ساٹھ برس کی معین ہوگی۔ یا ایک شخص البتہ قطع رحم کریگا اور بسبب قطع رحم کے عمر اُسکی چالیس برس کی رہجائیگی۔ غرض تعین لوح محو و اثبات سے یہ ہے کہ لوگون کو معلوم ہو کہ اعمالِ بد کی نحوست ہوتی ہے کہ اُن کے مرتکب ہونے سے عمر کم ہوجاتی ہے اور اعمال خیر کی اس درجہ تاثیر ہے کہ اُن کے بجالانے کی وجہ سے عمر زیادہ ہوجاتی ہے (۶) چھٹی صفت یہ ہے کہ خدا مُرید ہے یعنی جو کام کرتاہے۔ اپنے ارادہ اور اختیار سے کرتاہے۔ وہ کسی کام مین مجبور نہین ہے۔ اور اُس کا ہر ایک کام حکمت اور مصلحت کے موافق ہوتاہے۔ (۷) ساتوین صفت یہ ہے کہ حق تعالیٰ متکلم ہے یعنی کلام کا خالق اور موجد ہے۔ جس چیز مین چاہے کلام کو پیدا کرے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و آلہ و علیہ السلام کیلئے کوہ طور کے ایک درخت مین کلام کو پیدا کردیا تھا (۸) آٹھوین صفت یہ ہے کہ خداوند عالم صادق ہے۔ یعنی اُس کا کلام سچ ہے۔ اِس لئے کہ جھوٹ بُری صفت ہے اور خدا کی ذات ہر بُرائی سے پاک ہے۔

تیسرا مطلب۔ صفاتِ سلبیہ

صفاتِ سلبیہ وہ صفتین ہین جن سے خدا کی ذات پاک ہے۔ اور وہ صفتین خدا مین نہین ہوسکتین۔ تحفۃ العارفین مین جو کچھ لکھاہے۔ اُس کا خلاصہ مضمون نیچے لکھا جاتاہے:۔

(۱) صفاتِ سلبیہ مین سب سے پہلی صفت یہ ہے کہ خدا شریک نہین رکھتا اور

سوائے خدائے واحد و یکتا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہے پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد اور احد ہے یعنی اُس کے سوا کوئی اور واجب الوجود نہین ہے۔ اور خدا کے سوا جو چیز ہے وہ ممکن ہے یعنی خدا کی پیدا کی ہوئی ہے۔ وہ اپنی خدائی مین شریک نہین رکھتا۔ اگر کوئی اُس کا شریک ہو یعنی دو خدا ہوں اور ایک خدا کسی کام کا ارادہ کرے اور دوسرا مانع ہو تو دونون مین سے کسی ایک کا ارادہ پورا نہ ہوگا۔ اگر دوسرے کی مراد واقع ہو تو پہلے کا عجز لازم آتا ہے اور اگر پہلے کا مقصود واقع ہو تو دوسرے کا عجز لازم آتا ہے۔ اور عاجز خدا نہین ہوسکتا۔ اگر دونون کے موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔ اور اگر دونون کی مراد واقع نہ ہو تو ارتفاع نقیضین لازم آتا ہے اور وہ بھی محال ہے۔

(۲) دوسری صفت یہ ہے کہ جناب باری مرکب نہین یعنی صورت اور جسم نہین۔ بلکہ وہ اُن دونون سے مبرا ہے۔ اس لئے کہ اگر اُس کے لئے کوئی صورت اور جسم ہوتا تو چاہئے تھا کہ کوئی اُس کے مشابہ اور مثل بھی ہوتا حالانکہ کوئی اُس کے مثل نہین ہے۔

(۳) تیسری صفت یہ ہے کہ جناب باری متحیز نہین ہے یعنی وہ کسی خاص مکان مین نہین ہے اور نہ کسی سمت مین رہتا ہے۔ اِس لئے کہ یہ لوازم جسم سے ہے اور بطلان اُس کا عقلاً اور شرعاً ثابت ہے۔ جیسا کہ کتاب توحید مین صدوق علیہ الرحمہ نے سلیمان بن مہران سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آیا یہ کہنا جائز ہوسکتا ہے کہ جناب باری کسی مکان مین ہو۔ فرمایا حضرت نے کہ خدا پاک اور برتر ہے اِس سے کہ مکان کا محتاج ہو۔ اور کسی مکان مین موجود ہونا حادث یعنی مخلوق کی صفت ہے۔ قدیم یعنی خدا اُس عیب سے مبرا

ہے۔ ہاں اُس کی قدرت کا اثر آسمان زمین عرش، کرسی، جنگل، صحرا، پہاڑ اور دریا وغیرہ مین ہر جگہ موجود ہے۔

(۴) چوتھی صفت یہ ہے کہ حق تعالی پر حلول اور اتحاد جائز نہین۔ حلول ایک چیز کے دوسری چیز مین داخل ہونے کو کہتے ہین۔ جس طرح رنگ کسی کپڑے وغیرہ مین داخل ہو جاتا ہے۔ اتحاد کے معنی ہین۔ دو چیزوں کا ملکر ایک ہو جانا۔ خداوند عالم کے لئے۔ حلول اور اتحاد روا نہین۔ اس لئے کہ یہ جسم اور عوارضِ جسم سے تعلق رکھتے ہین۔

(۵) پانچوین صفت یہ ہے کہ خدا محل حوادث نہین یعنی اُس کی ذات مین کوئی چیز ایسی پیدا نہین ہوتی جو پہلے سے نہ ہو اور پھر ہو جائے جیسے رنج والم اور دُکھ درد آدمی کو لاحق ہوتا ہے۔ خدا مین یہ باتیں نہین ہو سکتین۔ خلاصہ یہہ ہے کہ جو باتین مخلوقات مین پائی جاتی ہین۔ خدا اِن سب سے بَری ہے اور وہ ایک حالت سے دوسری حالت پر نہین بدلتا۔

(۶) چھٹی صفت یہ ہے کہ خدا مَرئی نہین ہے یعنی وہ لایق دیکھنے کے نہین ہے۔ اور نہ کبھی دیکھنے مین آسکتا ہے۔ اِس لئے کہ دیکھنا بھی جسم سے تعلق رکھتا ہے۔ اور حق تعالی اِس عیب سے مُبرّا ہے۔

(۷) ساتوین صفت یہ ہے کہ خدائے برحق اپنی ذات اور صفات مین دوسرے کا محتاج نہین ہے اور نہ کبھی محتاج ہوگا۔

(۸) آٹھوین صفت یہ ہے کہ صفات زائد اُس کی ذات پر نہین صفات عین ذات ہین۔ آدمی جب لکھنے لگتا ہے تو کاتب کہلاتا ہے اور جب لکھنا چھوڑ دیتا ہے تو کاتب نہین کہلاتا۔ کتابت کا فن اُس کی ذات سے علیحدہ ہے۔ مگر خدا ایسا نہین ہے کہ

اُس کی صفات اُس کی ذات سے جدا نہین۔
اِن آٹھون صفتون کو صفاتِ سلبیہ اِس واسطے کہتے ہین کہ خدا کی ذات کو اِن صفات سے دُور جاننا چاہئے۔
سلب کے معنی دور کرنے کے ہین۔ یہان تک توحید کا مختصر بیان مع صفات کے ہوچکا۔ اب دین کی دوسری جڑ یعنی عدل کا بیان شروع ہوتا ہے۔

دوسرا باب۔ عدل

عدل کے معنی ہین انصاف۔ خدا عادل یعنی منصف ہے۔ ظلم نہین کرتا۔ کیونکہ ظلم بُری بات ہے۔ اور خدا ہر بُرائی سے پاک ہے۔ اور وہ کسی بُرے کام سے راضی نہین ہوتا۔ چنانچہ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے قَائِمًا بِالْقِسْطِ اور دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور جا بجا حکم کرتا ہے کہ عدل کرو۔ اور ظلم کو منع فرمایا ہے۔ اور ظلم کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ کیونکر ہوسکتا ہے کہ بندون کو تو حکم کرے کہ عدل کرو اور خود عدل نہ کرے۔ چونکہ خدا ظالم نہین ہے۔ اس لئے اُس نے آدمی کو اچھے اور بُرے کا اختیار دیا ہے تاکہ روزِ حشر آدمی یہ نہ کہے کہ ہم کو اپنے نیک و بد کا اختیار نہ تھا۔ یہ بھی معلوم ہو کہ خدا کا کوئی کام کبھی حکمت اور مصلحت سے خالی نہین ہوتا۔ اور جھوٹ اور وعدہ خلافی بھی نہین کرتا۔ اور فعل عبث یعنی فضول کام بھی اُس کی ذات سے نہین ہے۔

تیسرا باب۔ نبوّت

دین کی تیسری جڑ جس کا دل سے اعتقاد رکھنا چاہئے۔ یہ ہے کہ جتنے نبی

اور رسول حضرت آدم ابوالبشر علی نبینا و علیہ السلام سے لیکر ہمارے پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے ۱۲۴۰۰۰ وہ سب خلق کی ہدایت کے واسطے خدا کی طرف سے مقرر ہوئے ہین۔ اور جو جو کتابین اور معجزے خدانے اُن کو دئے۔ وہ بھی سب برحق ہین۔ اس لئے کہ کوئی واسطہ ہونا چاہئے تھا جو خدا کے حکم کو بیان کرے اور اُس کے پیام کو اُس کے بندون تک پہنچاوے۔ پس عقلاً ثابت ہوا کہ حکیم دانا کی طرف سے رسول کا آنا ضرور ہے کہ بندون کو امر و نہی خدا سے آگاہ اور مطلع کرے۔

جناب سید العلماء طاب ثراہ حدیقۂ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ شیعون کے اعتقادات مین سے ایک یہ بھی ہے کہ ابتدائے خلقتِ آدمؑ سے زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی۔ خواہ حجت خدا ظاہر ہو خواہ پوشیدہ۔ خاص کتابین خدا کی بھیجی ہوئی چار ہین۔ اُن مین سے ایک زبور ہے جو حضرت داؤدؑ کی کتاب ہے۔ یہ اُن کی اُمت کی ہدایت کے لئے خدانے اُن پر نازل فرمائی۔ دوسری کتاب توریت جو حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کی کتاب ہے کہ اُن کی اُمت اُس پر عمل کرتی تھی۔ تیسری کتاب انجیل ہے جو حضرت عیسیٰؑ کی کتاب ہے کہ اُن کے زمانے مین اُن کی اُمت کے لوگ اُس کے حکم کے موافق عمل کرتے تھے۔ یہ سب کتابین کلامِ خدا ہین اور برحق ہین۔

جن نبیون کے نام قرآن مجید مین آئے ہین۔ اُن کی نبوت کا ماننا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ جیسے حضرت آدمؑ، ادریسؑ، نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، شعیبؑ، ابراہیمؑ، لوطؑ، موسیٰؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یونسؑ، الیاسؑ، عیسیٰؑ علیہم السلام۔ یہ سب سچے نبی ہین۔ اور جو شخص اِن مین سے کسی ایک کی نبوت کا

[illegible] اور مراتب مین بہت فرق ہے۔ اِن [illegible] پیغمبر ہین یعنی نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور جناب محمد [illegible] وسلّم ہین کہ اُن کو اولوالعزم کہتے ہین۔ اور اِن سب سے [illegible] ہین جن کی شریعت منسوخ کرنے والی ہے تمام شریعتون کی۔ آپ کے [illegible] پیغمبر ہوا اور نہ ہوگا۔ یہ خاتم النبیین ہین جن کی شریعت قیامت تک

[illegible]

[illegible] محمد مصطفیٰ بیٹے ہین حضرت عبداللہ کے اور حضرت عبداللہ بیٹے ہین [illegible] کے اور حضرت عبدالمطلب بیٹے ہین حضرت ہاشم کے اور حضرت [illegible] آنحضرت کا نسب شریف اسی طرح حضرت آدمؑ تک [illegible] ہین تک لکھا ہے۔ اور اسم شریف حضرت کی مادرِ گرامی کا آمنہ بنت وہب ہے۔

حضرت کے معجزے حد اور شمار سے زیادہ ہین۔ اور سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے۔ یہ چوتھی کتاب آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کے پاس جبرئیلؑ کے ذریعہ سے بھیجا اور اُس مین سب حکم حلال اور حرام اور اوصافِ بہشت اور حالِ دوزخ اور واقعاتِ قیامت اور گذشتہ نبیون کے واقعات اپنے نبیؐ آخر الزمان پر ہماری تعلیم اور آگاہی کے لئے نازل فرمائے۔ یہ قرآن ایسا معجزہ ہے کہ بڑے بڑے عرب کے شاعرون نے اُس کے جواب کا ارادہ کیا مگر اُس کی ایک سورت کا جواب بھی کسی سے نہو سکا بلکہ حشر تک کسی سے نہ ہوگا۔ آنحضرتؐ پر خدا نے پیغمبری کو ختم کیا ہے۔ اور آپ کی شریعت کے احکام جو جو قرآن اور حدیثون

سے ثابت ہین وہی سب حشر تک جاری رہینگے۔
حق الیقین مین لکھا ہے کہ خدا نے جو معجزے دوسرے پیغمبرون کو عطا کئے
مین وہ سب حضرت کو عنایت فرمائے ہین۔ اور حضرت کے ہزار معجزہ سے زیادہ اور
کتابون مین نے لکھے ہین۔ حضرت کے معجزے چند قسم کے ہین۔ مگر یہان اُن
معجزون کا ذکر کیا جاتا ہے جو آپ کے بدن شریف سے تعلق رکھتے ہین۔ ایک یہ کہ حضرت
کی پیشانی نورانی سے ہمیشہ نور چمکتا تھا اور جس وقت دست مبارک کو بلند کرتے تھے
تو آپ کی انگلیان مانند شمع کے روشنی دیتی تھین۔ دوسرے حضرت کی خوشبو ایسی
تھی کہ جس راہ سے گذرتے لوگ پہچان لیتے تھے کہ حضرت تشریف لائے ہین۔ اور
پسینہ حضرت کا عطر سے بہتر تھا۔ بعض اشخاص ایک ڈول پانی کا خدمت آنحضرت
مین لائے۔ حضرت نے ایک چلو پانی منہ مین لیکر اُس ڈول مین کلّی کی وہ پانی
مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گیا۔ تیسرے جب حضرت دھوپ مین کھڑے ہوتے
یا چلتے تھے تو حضرت کا سایہ معلوم نہ ہوتا تھا چوتھے جس کے ساتھ حضرت راہ چلتے
تھے ہرچند وہ بلند ہوتا تھا حضرت موافق ایک سر و گردن کے اُس سے اونچے نظر
آتے تھے۔ پانچوین یہ کہ ہمیشہ دھوپ مین ابر حضرت کے سر پر سایہ کئے رہتا تھا۔
اور ساتھ چلتا تھا۔ چھٹے کوئی جانور حضرت کے اوپر سے اُڑ کر نہ جاتا تھا۔ اور کوئی
جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے حضرت کے بدن پر نہ بیٹھتا تھا۔ ساتوین یہ کہ جسطرح حضرت
سامنے دیکھتے تھے اُسیطرح جانب پشت سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ آٹھوین یہ کہ خواب اور
بیداری حضرت کی یکسان تھی اور نیند کی حالت مین فرشتو کی باتین سنتے تھے اور فرشتون کو
دیکھتے بھی اور جو کچھ لوگون کے دل مین گذرتا تھا اُسکو جانتے تھے نوین یہ کہ بد بو حضرت کے دماغ مین

بھائی حضرت امام حسین علیہ السلام تیسرے امام ہین جو اپنے نانا رسول خدا کے دین کی حمایت کے واسطے مع اپنے عزیزون اور رفیقوں کے تین دن کے بھوکے پیاسے یزید پلید پسر معاویہ کے ظلم سے کربلائی دشتی مین شہید ہوئے۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام زین العابدین چوتھے امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام محمد باقر پانچوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام جعفر صادق چھٹے امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام موسیٰ کاظم ساتوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے [illegible] حضرت امام رضا آٹھوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام محمد تقی نوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام [illegible] دسوین امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام [illegible] امام ہین۔ اُن کے بعد اُن کے بیٹے حضرت امام محمد مہدی [illegible] صاحب العصر والزمان [illegible] رسول امام بارھوین امام ہین۔

حضرت امام محمد مہدی [illegible] مثل حضرت خضر اور [illegible] اور [illegible] کے اور [illegible] ہماری نظروں سے غائب اور زندہ ہین جب عالم ظلم [illegible] بھر جائیگا اور حق و باطل مین کوئی کچھ تیز نہ [illegible] یگا اور دجال ملعون بھی [illegible] اپنے مکر و جادو سے بہت [illegible] گو [illegible] سے [illegible] گا تو [illegible] وقت حکم [illegible] سے [illegible] حضرت ظاہر ہونگے۔ اُس وقت مومن خالص اور کافر مطلق [illegible] سب جا [illegible] مظلوم اور ظالم ہر ایک اپنی اپنی داد اور سزا کو پہنچیگا۔ تمام دنیا میں ایک [illegible] جائیگا حضرت تمام دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی چوتھے آسمان سے [illegible] مین نازل ہونگے اور حضرت کے پیچھے نماز پڑھینگے اور

حضرت امام حسین علیہ السلام بحکم خدا سے پھر زندہ ہوگے اور تمام حقیقی حضرت کے عزیز
دشمنون سے دنیا مین بھی سب کو زندہ کرکے انتقام لیگا۔ اور اسی کو رجعت اور
قیامت صغری کہتے ہین۔ اور مذہب امامیہ مین اقرار کرنا رجعت کا ضروری ہے۔
جس طرح پیغمبر اول عمر سے آخر عمر تک گناہ کبیرہ وصغیرہ سے پاک ہین اسی
طرح امام بھی پیغمبرون کی طرح معصوم اور گناہون سے بری ہین۔ امامون کے باپ
دادا بھی مسلمان ہوتے آئے ہین۔ پیغمبر اور رسول اور نبی خدا کے نائب کو کہتے
ہین۔ وصی اور خلیفہ اور جانشین پیغمبر کے نائب کو کہتے ہین۔
پیغمبرون کے پاس حضرت جبرئیل جو فرشتہ مقرب ہین خدا کا حکم لیکر آتے
ہین جس کو وحی کہتے ہین۔ وحی لیکر جبرئیل علیہ السلام کا آنا مخصوص پیغمبرون
کے واسطے ہے۔ ضرورت کے وقت انبیا کی طرح امام بھی معجزہ دکھاتے ہین۔ جب کوئی
پیغمبر یا امام ہونے کا دعویٰ کرے تو چاہئے کہ اپنے سچے ہونے اور لوگون کو یقین دلانے
کے واسطے کوئی ایسی بات دکھائے جو کسی سے نہ ہوسکے مثلاً عصا کا اژدہا ہوجانا
حضرت موسیٰ کا معجزہ ہے۔ مبروص کو اچھا کرنا اور مردہ کو زندہ کرنا حضرت عیسیٰ کا
معجزہ ہے۔ اور معجزہ شق القمر یعنی چاند کا دو ٹکڑے ہونا اور واقعات معراج اور
عبارت قرآن کا ایسا فصیح ہونا کہ ہر ایک فصیح وبلیغ اُس کی ایک سورت کے جواب سے
عاجز رہا۔ یہ معجزے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین۔ اسی طرح
حضرت کی کھائیون سے پانی کا جاری ہونا اور ایک بکری کے بچہ اور پونے تین سیر
جو کی روٹی سے خندق کی لڑائی مین جابر کی دعوت کے دن ہزارون آدمیون کو سیر کرنا
وغیرہ بہت سے معجزے ہین۔

اماموں کے معجزات بہت ہیں جناب امیر علیہ السلام کا جنگ صفین میں چشمہ پوشیدہ کا بتانا اور کئی ہزار من کا پتھر اُس پر سے اُٹھا کر تمام لشکر کو پانی پلانا۔ اور نکلنا آفتاب کا نماز جناب امیر کے لئے۔ خانۂ کعبہ میں حجر اسود کا گواہی دینا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی امامت پر۔ اور اس قسم کے بہت سے معجزے ہیں حجرِ اسود ایک پتھر ہے جس کو حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام بہشت سے لائے تھے وہ خانۂ کعبہ میں لگا ہے۔ پس معجزہ سوائے پیغمبر اور امام کسی سے نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی معلوم ہے کہ فرشتے امام اور پیغمبر کے خدمت گزار ہیں۔

پانچوان باب۔ معاد

دین کی پانچویں جز معاد ہے۔ معاد کا اعتقاد بھی ضروری ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ پھر زندہ ہونگے۔ اُن کے اعمال کا حساب ہوگا۔ جو لوگ بہشت کے مستحق ہونگے وہ بہشت میں داخل ہونگے اور جو دوزخ میں جانے کے مستحق ہونگے وہ دوزخ میں داخل ہونگے

پہلی فصل قیامتِ کبریٰ

جب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی امامت کا زمانہ ختم ہو جائیگا۔ تو حضرت کو بھی لوگ ظلم سے شہید کرینگے۔ اور اپنے اجداد امجاد کی طرح حضرت بھی شہادت سے مشرف ہونگے۔ پھر تو تمام عالم ظلم اور امورِ باطل سے بھر جائیگا۔ عتاب خدا سے گرانی غلہ ظاہر ہوگی اور قحط سالی رہیگی۔ دریا جھیل تالابوں اور کنوؤں کا پانی سوکھ جائیگا

زمین پر کوئی درخت ہرا نہ دکھائی دیگا۔ آندھی اور زلزلے کثرت سے آئینگے۔ سورج گہن اور چاند گہن کثرت سے ہونگے۔ اور سد سکندری ٹوٹ جائیگی۔ یاجوج ماجوج مع اپنی قوم کے دنیا مین پھیل جائینگے۔ اور ہر طرح کی ایذا سب کو دینگے اور نگل جائینگے۔ آفتاب مغرب کی طرف سے نکلنے لگیگا۔ دن کو تارے ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرینگے۔ ماہتاب بھی دن کو نکلیگا۔ اور ایسی ہول قیامت ہوگی کہ سب آدمی بیخود ہونگے۔ اپنا کھانا پانی بھول جائینگے اور ایسی شدت سے ہوا چلیگی کہ چلتے وقت کسی کو زمین پر قرار نہ رہیگا۔ آدمی مانند پرندون کے اُڑتے پھرینگے۔ پھر آفتاب ماہتاب اور سب ستارے بے نور ہو جائینگے اور پہاڑ اور زمین کسی کو قرار نہ رہیگا۔ آخرکار اسرافیل کو جو ایک فرشتہ مقرب ہے اور صور حشر لئے ہر وقت منتظر حکم ستلے ہے۔ اُسے حکم ہوگا کہ اب صور کو پھونک پہلی پھونک سے زمین و آسمان ۲ ہل کر آپس مین ٹکرانے لگینگے۔ اور پہاڑ پرزے پرزے ہو کر ہوا مین دھنکی ہوئی روئی کی طرح اُڑتے پھرینگے۔ پھر زمین آسمان اور جو جو اُن کے بیچ مین ہیں۔ جاندار او غیر جاندار فرشتے جن و انس پہاڑ دریا جنگل صحرا کوئی زندہ اور باقی نہ رہیگا۔ پھر اسرافیل بھی حکم خدا سے مر جائینگے۔ جب کوئی نہ رہیگا تو اس وقت خداوند جبار باواز بلند ارشاد فرمایگا کہ آج کے دن بادشاہی کس کے لئے مخصوص ہے۔ جب کوئی جواب نہ دیگا تو پھر خود جواب مین ارشاد ہوگا کہ خدائے یگانہ و قہار کے لئے ہے۔ میں نے تمام خلائق پر غلبہ کیا اور تمام کو مار ڈالا۔ مین ہون خداوند یکتا کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے اور مین کوئی شریک اور کوئی وزیر نہین رکھتا اور مین نے دست قدرت سے کل مخلوق کو پیدا کیا۔ اور مین نے انھین اپنی مشیت سے مار ڈالا اور اُن کو پھر اپنی قدرت سے زندہ کرونگا

پھر خداوند جبار اپنی قدرت سے صور مین پھونکیگا تو پھر سب چیزین یعنی زمین آسمان اور جو ان کے بیچ مین تھا عرش کرسی فرشتے جن وانس پہاڑ دریا جنگل صحرا چرند پرند اور غیر جاندار سب اُسی طرح موجود ہو جائینگے۔ کسی کی صورت بدلی ہوئی نہ ہوگی۔ اور جو جو خاک ہو گئے ہونگے اُن کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے دوبارہ زندہ کریگا۔ پھر میدان حشر مین بلائے جائینگے اور وہ دن پچاس ہزار سال کا ہوگا اور آفتاب اُسی دن سوا نیزے پر آجائیگا۔ اور سب برہنہ ہونگے اور گرمی کی شدت سے سب کی زبانین پیاس کے سبب سے ہونٹون سے باہر نکلی ہوئی ہونگی۔ اور پسینہ سب کے بدن سے مثل ندی نالون کے جاری ہوگا۔ اوپر تو آفتاب کی گرمی ہولی اور نیچے سے زمین آفتاب کے قریب ہوجانے کی وجہ سے تانبے کے مانند گرم ہو جائیگی۔ یہ خبر دیکر آنحضرت بہت روئے۔ تھے ہم کو بھی اُس روز پُر خوف کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور اپنے خدا سے اُس دن کی تکلیف سے پناہ مانگنی چاہئے۔

دوسری فصل۔ میزان

میزان کا بیان قرآن مجید مین اکثر مقامات پر آیا ہے۔ چنانچہ سورۂ اعراف مین خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ وزن یعنی اعمال کا تولا جانا قیامت مین حق ہے۔ اور سورۂ مومنون اور سورۂ قارعہ مین بھی خفت اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہے۔ پس اصل میزان مین کوئی شک نہین۔ اور اُس کا بالکل انکار کرنا کفر ہے۔ لیکن اس کے معنی مین اختلاف ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم پھر

شخص کے اعمالِ نیک و بد کا اندازہ کرکے جزا و سزا دیگا۔

تیسری فصل۔ حساب۔ نامۂ اعمال۔ جزائے اعمال

ابن بابویہ اور شیخ طوسی بسندہائی معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بندہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کریگا۔ جب تک کہ اُس سے چار خصلتون کا سوال نہ کیا جایگا ایک تو اُس کی عمر کا کہ کس چیز مین اُس کو فنا کیا۔ دوسرے اُس کے جسم و جوانی کا کہ کس چیز مین اُس کو کہنہ کیا۔ تیسرے اس کے مال کا کہ کہان سے پیدا کیا اور کس کس چیز مین خرچ کیا۔ آیا حلال مین خرچ کیا یا حرام مین اُٹھایا۔ چوتھا سوال اہل بیت کی محبت کا۔ ابن بابویہ سے روایت ہے۔ خلاصہ روایت یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا۔ تو خدا تعالی دو مؤمن بندون کو حساب کے لیے ٹھہرایگا کہ وہ دونون اہل بہشت سے ہونگے۔ ایک فقیر ہوگا۔ اور دوسرا امیر۔ فقیر کہیگا کہ پروردگار تونے مجھ کو کس لئے ٹھہرایا ہے۔ قسم کھاتا ہون تیری عزت کی کہ تو خوب جانتا ہے کہ میرے پاس کوئی حکومت نہ تھی کہ مین اُس مین عدالت کرتا اور نہ مجھ کو تونے کوئی مال زیادہ دیا تھا کہ اس مین حق تیرا واجب ہوتا۔ مجھے میری روزی بھی بقدر میری کفایت کے عنایت کی تھی۔ پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ اِسے چھوڑ دو تاکہ داخلِ بہشت ہو اور دوسرا یعنی امیر عرصہ محشر مین اتنی دیر تک کھڑا کیا جائیگا کہ اُس کے جسم سے اس قدر پسینہ جاری ہوگا کہ اگر اُس پسینہ کو چالیس اونٹ پئین تو وہ پسینہ اُن کو کافی ہو۔ یہان تک کہ ہر واجب حلال کا جواب دے شیخ

طوسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ یعنی کان آنکھ دل سے سوال کیا جائیگا۔ غرض ہر عضو سے حرام حلال کا حساب ہوگا۔ اور نامۂ اعمال ہر آدمی کے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ عمل نیک دہنے ہاتھ میں اور عمل بد بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا۔ اور نامۂ اعمال اُس کو کہتے ہیں۔ جو آدمی کی حیات میں کراماً کاتبین عمل نیک و بد لکھتے ہیں۔ اور کراماً کاتبین دو فرشتے ہیں۔ جو حق تعالیٰ کی طرف سے ہر آدمی پر مقرر ہیں جو اچھا یا بُرا کام آدمی اپنی حیات میں شب و روز کرتا ہے وہ اُس کو لکھتے جاتے ہیں۔ حلال و حرام کا سب حساب کرکے حق تعالیٰ مطیع کو عاصی سے جدا کریگا۔ ہر ظالم اور مظلوم اسی جہت سے اپنی اپنی سزا و جزا کو پہنچینگے۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام بھی اپنی دادرسی کو روبرو شہنشاہ خالق عادل کے حاضر ہونگی۔ اُس وقت دریائے غضب الٰہی جوش میں آئیگا اور قاتلان حسینؑ اور تمام دشمنانِ اہل بیت سب گناہ گاروں سے پہلے اُس دوزخ میں ڈالے جائینگے جس میں سب سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔ اس کے بعد ہر ایک جو دوزخ کا مستحق ہوگا دوزخ میں سرنگوں ڈالا جائیگا۔ اور چہاردہ معصومؑ سب اپنے شیعوں کو خدا سے بخشوا کر داخل بہشت کرینگے پھر دوزخی ہمیشہ دوزخ میں اور بہشتی ہمیشہ بہشت میں رہینگے۔

چوتھی فصل صراط اور دوزخ

صراط پر سب کو چلنا ہوگا۔ وہ ایک راہ ہے بال سے باریک اور تلوار سے

کہین تیز جہنم پر سے ہو کر حوض کوثر کی طرف گئی ہے۔ وہ جو چہاردہ معصوم کے دوست ہین اس پر سے بآسانی گذرجائینگے اور جو اُن کے دشمن ہین وہ سب اُس پر سے کٹ کٹ کر دوزخ مین گرینگے اور دوزخ کے شرارے گناہ گارون کی طرف آسمان کی برابر اُڑتے ہونگے۔ خدا نے گناہ گارون کی سزا کے واسطے سات دوزخ پیدا کئے ہین۔ ایک کی گرمی اور آگ دوسرے سے بڑھکر ہے۔ دوزخیون کو پیپ لہو وغیرہ پینے کے واسطے ملینگے۔ جن کے دریا دوزخ مین بہتے ہین اور اُس مین آگ کی زنجیرین اور طوق اور سانپ اور بچھو گناہ گارون کی سزا کے لئے عادل حقیقی نے بنائے ہین۔ غرض یہ کہ ہر ایک طرح کے عذاب گناہگارون کو جہنم مین دئے جائینگے۔ معاذ اللہ! ارحم الراحمین۔ سب شیعیان اہلبیت اطہار کو بحق حرمت چہاردہ معصوم عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے۔

پانچوین فصل۔ حوض کوثر

حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوثر بہشت کی ایک نہر ہے۔ پروردگار نے میرے لئے اُس نہر پر خیر کثیر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور وہ نہر مخصوص میرے لئے ہے۔ یہی حوض کوثر ہے جس پر میری اُمت بروز قیامت وارد ہوگی۔ اور ایک جماعت کو میری اُمت سے میرے سامنے سے کھینچ کر لیجائینگے۔ مین کہونگا پروردگار یہ میری اُمت سے ہین۔ جواب ملیگا کہ تم نہین جانتے۔ یہ دشمن ہین تمھاری اولاد کے۔ کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ سورۂ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَر مین کوثر سے مراد حوض

کوثر ہے۔ جب سورۂ کوثر نازل ہوا تو لوگون نے حضرت سے پوچھا کہ خدا نے کو جو آپکو عطا کیا ہے وہ کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت مین شیر سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین مسکے سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اور آب کوثر چشمۂ تسنیم بہشت سے نکلتا ہے۔ اور بہشت کی تمام نہرون پر ست جاری ہوتا ہے۔ اور کنارے اس کے یاقوت اور موتی کے ہین اوس کے گرد جواہرات کے رنگا رنگ کے پیالے موافق عدد ستارہائی آسمان رکھے ہین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے دل مین ہماری محبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ شخص مرنے کے وقت فرحناک ہوتا ہے۔ اور وہ فرحت اس سے زائل نہین ہوتی۔ وہ حوض کوثر پر ہم سے ملاقات کریگا۔ جو شخص حوض کوثر سے ایک بار سیراب ہوگا پھر وہ پیاس کی تکلیف مین مبتلا نہ ہوگا اور حوض کوثر پر امیر المؤمنین علیہ السلام مؤکل ہین۔ اُن کے دست مبارک مین چوب طوبیٰ کا عصا ہوگا کہ دشمنون کو اُس عصا سے ہٹائینگے دشمن اہل بیت قریب نہ آسکینگے اور اذیت تشنگی مین داخل دوزخ ہونگے اور سب شیعیان اہل بیت حوض کوثر سے سیراب ہو کر داخل بہشت ہونگے۔

چھٹی فصل بہشت

جس طرح آیات اور احادیث مین آیا ہے اُسی طرح بہشت اور دوزخ کا ماننا بھی واجب ہے اور ضروریات دین اسلام سے ہے۔ جو شخص اُن کا اعتقاد نہ رکھے وہ کافر ہے۔ حق تعالیٰ قرآن شریف مین ارشاد فرماتا ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي

وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ط وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ط وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ط یعنی صفت اُس بہشت کی جس کا وعدہ پرہیزگارون سے ہے یہ ہے کہ اُس مین نہرین ایسے پانی کی ہین جس مین بو نہین۔ اور ایسے دودھ کی نہرین ہین جس کا ذائقہ نہین بدلا اور پاک شراب کی نہرین ہین کہ اُس مین پینے والون کو لذت ہے اور اس مین نہرین ہین شہد صاف کی اور اُس مین میوے ہین ہر طرح کے اور اس کے علاوہ ان کے پروردگار کی طرف سے گناہون کی مغفرت بھی ہے۔

بہشتی میوے دنیا کے میوؤن سے ہزارون حصے زیادہ مزیدار ہین اور پتے درختون کے زمرد سبز سے بھی زیادہ سبز اور آبدار ہین۔ اور جو سُرخ پھل ہین وہ لعل بدخشانی اور یاقوتِ رُمانی سے کہین زیادہ سرخ اور آبدار ہین، اور جو زرد پھل ہین۔ وہ پکھراج سے زیادہ زرد اور آبدار ہین۔ اور جو میوے نیلے رنگ کے ہین وہ نیلم سے زیادہ رنگین اور آبدار ہین اور جو سفید پھل ہین وہ موتی سے زیادہ سفید اور آبدار ہین۔ اور دودھ شہد اور پانی وغیرہ کی جو نہرین ہین وہ گلاب کیوڑے سے ہزارون حصے زیادہ خوشبودار ہین اور میوے بہشت کے ہمیشہ درختون مین پھلے رہتے ہین۔ اُن کی کوئی فصل خاص مقرر نہین۔ بہشت کے درختون کی شاخین مونگے سے کہین زیادہ سرخ فام ہین۔ اور زمین بہشت کے باغون کی مشک اور عنبر کی بنی ہوئی ہے۔ بہشت مین کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی۔ جس کا جس میوے کو دل چاہیگا تو خیال کے سات

ہی فوراً وہ میوہ اُس کے پاس آجائیگا۔ اور جس درخت سے کوئی میوہ کھائیگا قدرتِ خداسے اُسی وقت اُس مین دوسرا مزہ پیدا ہوجائیگا۔ اور بہشتی جس چیز کی خواہش کرینگے وہ فوراً موجود ہوجائیگی۔ اور بہشت مین خدا نے اپنے فرمانبردار بندون کی خدمت کے واسطے حورین آفتاب و مہتاب سے بھی زیادہ نورانی پیدا کی ہین زیادتی حسن سے اُن کے حسن پر نظر کام نہ کریگی۔ اور اُن کے جسم آئینہ صاف سے بھی کہین زیادہ صاف اور روشن ہین۔ حورون کے علاوہ حق تعالیٰ نے بہشت مین مؤمنون کی خدمت کے واسطے غلمان بھی پیدا کئے ہین۔ اُن کے حسن اور خوبی کا بیان بھی بشر کی زبان سے ادا ہونا ممکن نہین۔ غرض یہ کہ بہشت کی صفت بشر کے بیان سے باہر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آٹھ بہشت بنائے ہین اور ایک سے ایک خوبی و لطافت مین زیادہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سب شیعیانِ اہلِ بیت کیواسطے ہین سوافق آیۂ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ اس واسطے کہ جو شیعہ ہین وہ اہلِ بیتؑ کو دل سے دوست رکھتے ہین۔ اور انھین کو اپنا شافع محشر سمجھتے ہین اور اُن کے مرتبون مین زیادتی یا کمی نہین کرتے یعنی خدا کو خدا کی صفات مین اور پیغمبر کو پیغمبر کے مراتب مین جانتے ہین اور بعد پیغمبر کے بارہ امامون کو اپنی ہدایت کے واسطے بلا فاصلہ جانشین پیغمبر اور نائب خدا و رسول مانتے ہین اور اُنھین کے حکم کی پیروی کرتے ہین۔ وہی ابرار یعنی نیک ہین۔ یہ لوگ جو خدا کی طرف رغبت کرنے والے اور خدا اور ائمہ سے اُنس رکھنے والے

ہین۔ جب داخل بہشت ہونگے تو کشتیون مین بیٹھکر آب صاف کی نہرون مین سیر کرینگے۔ اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اور جس چیز سے ان کشتیون کو حرکت دینگے وہ موتیون کی ہوگی اور پوشاکین نور پروردگار سے ہونگی۔

روایت مین وارد ہوا ہے کہ زنان اہل بہشت آپس مین ہاتھ پکڑ کر ایسی خوش آوازی سے کہینگی کہ ہم ہین راضیات ہم ہین اقامت کرنے والے کہ ہرگز حرکت نہین کرتے اور ہم حورین اپنے شوہرون کی دوست ہین۔ جب یہ باتین زنان دنیا سنینگی تو جواب مین کہینگی۔ ہم ہین نماز پڑھنے والے اور تم نے نماز نہین پڑھی۔ ہم ہین روزہ رکھنے والے اور تم نے روزہ نہین رکھا۔ ہم ہین وضو کرنے والے اور تم نے وضو نہین کیا۔ ہم ہین تصدق کرنے والے اور تم نے تصدق نہین کیا۔ اس وقت زنان دنیا ان پر غالب ہوجائینگی۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ حلقہ بہشت کے دروازہ کا یاقوت سرخ کا ہے اور سونے کے تختون پر لٹکتا ہے۔ جب وہ حلقہ تختہ پر پڑتا ہے تو یا علی کی صدا دیتا ہے۔ اور طوبیٰ بہشت مین ایک درخت ہے کہ جڑ اُس کی حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام کے دولت سرا مین ہے اور ہر شیعہ کے قصر مین ایک ایک شاخ پہنچتی ہے اور خدا نے طوبیٰ مہر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کو عطا فرمایا ہے اور اُس کو علی ابن ابی طالب کے دولت سرا مین قرار دیا ہے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ ائمہ کے دوستون سے فرماتا ہے کہ داخل ہو تم بہشت مین میری رحمت سے اور نجات پاؤ تم آگ سے بسبب میرے عفو کے تقسیم کرلو بہشت کو درمیان اپنے موافق اپنے اپنے عمل کے۔ قسم ہے اپنی عزت کی جب تم داخل بہشت

ہونگے تو قد تمھارا مثل قد آدم ہوگا اور جوانی تمھاری مثل حضرت عیسیٰ کے ہوگی
اور بولی تمھاری مثل زبان محمد مصطفیٰ کی۔ تمھارا حسن و جمال مثل حضرت یوسف
کے ہوگا اور نور تمھارے چہرون سے چمکتا ہوگا۔ خدا نے فرمایا ہے عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ
یعنی یاقوت سے جڑے ہوئے سونے کے تارون سے بنے ہوئے تختون پر بیٹھے ہونگے
اور اُن تختون پر موافق ساٹھ غرفون کے تلے اوپر فرش ہونگے۔ اور یہی معنی
ہین۔ قول حق تعالیٰ فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ کے۔ حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین ایک
درخت ہے خدا ہواؤن کو حکم دیگا کہ چلین۔ پس اُس درخت سے انواع واقسام
کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق نے اُس خوبی کے ساتھ کوئی ساز و نغمہ ہرگز
نہ سُنا ہوگا۔ اور یہ عوض ہے اُن لوگون کے لئے جنھون نے دنیا مین خوفِ خدا سے
غنا کا سننا ترک کیا تھا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت
کے دروازہ پر دو ہزار سال قبل خلقت آسمان وزمین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُولُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ لکھا ہے پس جو لوگ ایمان باعتقاد رکھتے
ہین وہ سب داخل بہشت ہونگے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص وحدانیت خدا
رجعت معراج سوال نکیرین حوض کوثر شفاعت بہشت و دوزخ صراط میزان
بعث و نشور جزا اور حساب پر ایمان لائے وہ شخص سچا مومن اور ہم اہلبیت
کے شیعون مین سے ہے۔

ساتوین فصل۔ موت اور اسکے متعلقات

موت کی بابت جو احادیث حق الیقین مین منقول ہین یہان انکا خلاصہ
لکھا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ ہر زندہ کے لئے سوائے خدا کے موت پہنچنا ہے خدا
فرماتا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت اور کسی مخلوق کے لئے بقاء ابدی نہین
ہے۔ خدا نے حضرت عزرائیل کو جو ملک الموت ہین قبض ارواح کے لئے معین فرمایا
ہے اور دوسرے فرشتون کو ان کا فرمانبردار کیا ہے کہ وہ سب حضرت عزرائیل
کے حکم سے قبض ارواح کرتے ہین اور احادیث معراج مین وارد ہوا ہے کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمانِ اول پر دیکھا اور
اُن سے پوچھا کہ تم آنِ واحد مین کس طرح بہت سی روحون کو قبض کرتے ہو
حالانکہ بعض اشخاص مشرق مین اور بعض مغرب مین ہین۔ انہون نے عرض کیا
کہ تمام دنیا میرے سامنے مثل ایک کاسہ کے ہے جو کسی شخص کے سامنے
کاسہ رکھا ہو۔ وہ جس طرف سے چاہین اُٹھا کر [illegible]
چیزین بناء صحیحہ معتبرہ مین وارد ہوئی ہین ان کا اقرار کرنا بھی ضروری ہے
مثلاً سکراتِ موت۔ جان کنی کی شدت اور کیفیات موت اور جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کا وقت [illegible]
کو بشارت دینا اور آسانی مرگ کے لئے تشریف لانا اور [illegible]
کو شدت اور صعوبت مرگ کی خبر دینے کو آنا۔

احادیث معتبرہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جب وقت وفات مومن آتا ہے تو خدا دو ہوائین اس کے پاس بھیجتا
ہے ایک ہوا کا نام منسیہ ہے اور دوسری کا نام مسخیہ ہے۔ پس منسیہ اہل و مال

کا خیال بھلا دیتی ہے اور سنجیہ اُسے جان دینے پر راضی کرتی ہے۔ اور جب ملک الموت قبض روح کے لئے آتے ہین تو کہتے ہین کہ اے دوستِ خدا جزع نہ کر قسم ہے اُس خدا کی کہ جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ بھیجا مین تجھ پر تیرے پدر و مادر سے زیادہ مہربان اور شفیق ہون۔ اپنی آنکھین کھول اور دیکھ۔ پس اُس شخص کو جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین اور جناب فاطمہؑ اور حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ اور باقی ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین۔ اور اُس وقت عزرائیلؑ کہتے ہین کہ یہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور تیرے ائمہ ہین کہ تو اُن کا رفیق ہوگا۔ پس وہ شخص آنکھین کھولتا ہے اور اُن کو دیکھتا ہے۔ اور منادی اُس کو خدا کی طرف سے آواز دیتا ہے یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اِس آیہ کے معنون مین حضرت فرماتے ہین کہ "اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ کی طرف سے اپنے پروردگار کی جانب رجوع کر اُس حالت مین کہ راضی ہوا تو اپنے ائمہ کی ولایت سے اور یہ سب ثواب و اجر پسندیدہ ہوا تو پس داخل ہو میرے بندون یعنی محمدؐ و اہل بیت محمدؐ کے ساتھ میری بہشت مین" اس وقت کوئی چیز اس میت کو اس امر سے بہتر معلوم نہین ہوتی کہ روح اُس کی مفارقت کرے اور منادی سے ملحق ہو جائے۔

آٹھوین فصل۔ برزخ اور عذابِ قبر

عالم برزخ اور اُس کے ثواب وعقاب کی تصدیق کرنا بھی ضروری ہے اور بدن سے جدا ہونے کے بعد روح کے باقی رہنے اور منکر ونکیر کے قبر مین سوال کرنے کی تصدیق بھی ضرور ہے۔ برزخ موت سے قیامت تک کی مدت کو کہتے ہین اور جب میت کو دفن کرتے ہین، تو سوال کے لئے دو فرشتے آتے ہین جنا بدن سے کمر تک روح کو بدن مین داخل فرماتا ہے۔ ان فرشتون مین ایک منکر اور دوسرا نکیر ہے۔ بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ وہ مؤمنون کے لئے مبشر اور بشیر بنکر آتے ہین یعنی بشارت دینے والے۔ کیونکہ وہ مؤمنون کیلئے خوبصورت ہوکر آتے ہین اور اُن کو جنت کی نعمتون کی بشارت دیتے ہین اور کافرون اور مخالفون کو عذاب الٰہی سے ڈراتے ہین۔ بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ جب مؤمن کی میت کو اُس کے گھر سے نکالتے ہین تو ملائکہ قبر تک اُس کی مشایعت کرتے ہین اور اُس پر اژدہام کرتے ہین یہان تک کہ اُس میت کو قبر تک پہنچاتے ہین۔ اور جب مُردہ اپنی قبر مین پہنچتا ہے تو زمین اُس سے کہتی ہے۔ مرحبا۔ خوش آمدی۔ تو اپنے اہل کی طرف آیا ہے۔ قسم خدا کی مین دوست رکھتی تھی کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھ پر راہ چلے۔ تو دیکھیگا کہ مین تجھسے کیا کرتی ہون۔ بعد اُس کے قبر اُس کی وسیع وکشادہ ہو جاتی ہے جہان تک کہ نگاہ کام کرے۔ اور اُس کی قبر مین دو فرشتے داخل ہوتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ اگر میت کہے کہ میرا پروردگار خدا ہے تو پھر سوال کرتے ہین کہ تیرا دین کیا ہے؟ اگر میت کہے کہ میرا دین اسلام ہے تو پھر سوال کرتے ہین کہ تیرا پیغمبر کون ہے؟ اگر میت

جواب دیتی ہے کہ میرے پیغمبر محمدؐ ہین۔ تو پھر سوال کرتے ہین کہ تیرا امام کون ہے؟
اگر میت جواب دیتی ہے کہ میرے امام علیؑ ابن ابی طالب ہین اور اسی طرح
اُن کے بعد گیارہ امامون کا اقرار میت کرتی ہے تو آسمان سے منادی ندا کرتا
ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا۔ اے فرشتو! بہشت سے فرش اس کی قبر مین
بچھا دو اور ایک دروازہ بہشت کا اُس کی قبر مین کھول دو اور بہشتی لباس
اُسکو پہناؤ۔ یہان تک کہ ہمارے پاس آوے۔ پس اُس سے فرشتے کہتے
ہین۔ تو اس طرح آرام کر جیسے دولہا آرام کرتا ہے۔ ایسی نیند سو کہ جس مین
خواب پریشان نہ ہو۔ خدا ہر مسلمان کو دین حق پر دنیا سے اُٹھائے تاکہ اُس
کا کام انجام بخیر ہو اور آرام قبر حاصل ہو۔

مومن قبر مین بڑی راحت سے قیامت تک رہتا ہے اور بہشت کی
ہوا کھاتا ہے اور اس کی احوال پُرسی کو فرشتے اچھی اچھی صورتون کے
ساتھ اُس کی قبر مین آتے ہین تاکہ خوف زدہ نہ ہو۔ اگر میت نے نکیرین کے
سوالات مین سے کسی ایک سوال کے جواب مین بھی فرق کیا تو اُس کو گرز
آتشین مارتے ہین۔ اور عذاب کے سانپ بچھو اور ہزارون طرح کے عذاب
اُس کی قبر مین بھر دیتے ہین۔

عذاب قیامت سے پہلے عذاب قبر ہے اور کوئی شخص ایسا نہین کہ جس
سے نکیرین سوال نہ کرتے ہون۔ ہر مومن کو چاہئے کہ عقائد کے ساتھ ان سب
باتون کا اقرار کرے۔ اللہ واحد اور برحق ہے اور سب امورات دینی و موت
و حیات اور آدمی جانور زمین اور آسمانون کا بنانے والا اور خالق وہی ہے

اس کی قدرت سے کوئی امر باہر نہیں اور جتنے نبی حضرت آدمؑ سے تا حضرتؐ
محمدؐ ہوئے اور اُن کے وصی اور جو کتابیں خدا نے اُنھیں دی ہیں اور اُن
کے معجزات سب برحق ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں
سے افضل ہیں اور پیغمبر آخر الزمان ہیں، اور اُن کے بارہ وصی یعنی امام حضرت
علی ابن ابی طالب سے تا مہدی ہادی صاحب العصر والزمان علیہم السلام
سب برحق ہیں اور بارھویں امام دشمنوں کے خوف سے بہ مصلحت الٰہی
زندہ اور غائب ہیں۔ اور مسئلہ اور قیامت کا اقرار کرنا بھی ضروری ہے
فروع دین یعنی نماز روزہ زکوٰۃ خمس حج جہاد [illegible] اپنی اپنی شرائط کے ساتھ
واجب ہیں اُن کا ادا کرنا بھی ضروری ہے غرضکہ جو شخص حلال و حرام کو
حلال جانے اور فرمان خدا و رسول کی اطاعت کرے وہ ایماندار ہے۔ [illegible]
صرف یونہی زبان سے لا الہ الا اللہ کہدینے سے آدمی ایماندار نہیں
ہوتا کیونکہ اگر کافر کے منہ سے بھی تو کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ نکل جاتا ہے تو کیا
وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ صرف رسمی مسلمان ہونا کافی نہیں
ایمان کی شان یہ ہے کہ انسان ضروریات اسلام کا زبان سے اقرار کرے اور
دل سے تصدیق کرے اور اعمال کو اعضائے بدن سے ادا کرے۔ مثلاً غسل
وضو تیمم نیت وغیرہ سارے بدن کے فرائض ہیں اسی طرح قیام، قعود
رکوع سجود تلاوت وغیرہ تمام بدن اور اعضائے بدن پر واجب ہیں۔ اور
روز قیامت ہر ایک عضو بدن انسان سے واجب حلال اور حرام کا سوال
کیا جائیگا اگر کوئی شخص کسی واجب کو ترک کرے تو ایمان سے باہر ہو جاتا ہے۔

وہ مومن نہیں کہلائیگا۔ نہ اس کو مسلمان کہینگے۔ اور اگر کوئی شخص کسی
واجب کو ترک بھی کرے اور ترک کرنے کو حلال جانے تو وہ مسلمان بھی
نہیں رہ سکتا۔ ہم کو چاہیے کہ کلمۂ طیبہ کو صحیح صحیح یاد کریں۔ اور اس
کے مطالب کو بھی سمجھیں۔

اُصول دین میں جو چیزیں نہایت ضروری ہیں اور جنکا اعتقاد
رکھنا ہر ایک مومن پر واجب و لازم ہے۔ ان کا مختصر بیان ہو چکا۔ اور
دین کا بیان انشاء اللہ تعالی دوسرے حصہ میں آئیگا۔

تمت بالخیر

کاتبہ محمد حبیب اللہ [illegible]